اعلانِ غدیر اور آیتِ تکمیل دین

تحریر و تحقیق : آغا قسور عباس حیدری

حفظہ اللہ

غدیر اور آیت تکمیلِ دین

(اھل سنت کی صحیح حدیث)

اخبرنا عبداللہ بن علی بن محمد بن بشران قال اخبرنا علی بن عمر الحافظ قال حدثنا ابو نصر حبشون بن موسیٰ بن ایوب الخلال قال حدثنا علی بن سعید الرملی قال حدثنا ضمرہ بن ربیع القرشی عن ابن شوذب عن مطر الوراق عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرہ قال: .....فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم.

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص ۱۸ ذی الحجہ کا روزہ رکھے اسکو ۶۰ (ساٹھ) مہینوں کے روزوں کا ثواب ہوگا کیونکہ یوم غدیر خم نبی پاکؐ نے مولا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنین کا ولی نہیں ہوں؟ سب نے کہا بے شک آپؐ ہیں تو نبی پاکؐ نے فرمایا جسکا میں مولا ہوں اسکے علیؑ مولا ہیں۔ تو عمر نے مولا کو مبارک دی کہ اے علیؑ اپکو مبارک ہو کہ آپ میرے اور تمام مسلمانوں کے مولا ہو گئے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی الیوم اکملت لکم دینکم آج ہم نے تمہارا دین مکمل کردیا۔

(تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۲۲)

اسناد کی تحقیق:

عبداللہ بن علی بن محمد بن بشران:

خود ابو بکر خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے روایات لی ہیں اور انکا سماع صحیح ہے۔

(تاریخ بغداد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵)

علی بن عمر الحافظ:

خطیب بغدادی انکو بھی ثقہ، صحیح، امام وقت اور سچا لکھتے ہیں۔ **(تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۷)**

ابو نصر حبشون بن موسیٰ بن ایوب الخلال:

انکو بھی خطیب بغدادی ثقہ لکھتے ہیں۔ **(تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۲۲)**

علی بن سعید الرملی:

ابن حجر عسقلانی انکو صدوق اور ثابت قرار دیتے ہیں۔ (لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۵۴۴)

امام ذہبی بھی انکو صدوق اور ثابت لکھتے ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

ضمرہ بن ربیع القرشی:

احمد بن حنبل اسے ثقہ و مامون کہتے ہیں۔

امام نسائی اور ابن معین اسے ثقہ کہتے ہیں۔

ابو حاتم اسے صالح کہتے ہیں۔

ابن سعد اسے ثقہ مامون کہتے ہیں۔

ساجی، ابن شاہین اور ابن حبان بھی اسے ثقہ جانتے ہیں۔

(تہذیب الکمال جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

عبداللہ ابن شوذب:

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں اس سے خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا اور اسے ثقہ کہتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں کہ یہ ثقہ تھے اور ہمارے اساتذہ میں سے تھے۔

یحیی بن معین، امام نسائی اور محمد بن عبداللہ موصلی اسکو ثقہ کہتے ہیں۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان اسکو ثقات میں لکھتے ہیں۔

ابن شاہین اسکو ثقات میں لکھتے ہیں۔

یعقوب بن سفیان اسکو ثقہ کہتے ہیں۔

(تہذیب الکمال جلد ۱۵ صفحہ ۹۵،۹۶)

مطر الوراق:

امام بخاری کے نزدیک اسکی توثیق راجح ہے کیونکہ وہ اسکے قول سے استدلال کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۶۳۵ ،اردو ترجمہ مولانا داود راز)

پھر امام مسلم کے نزدیک بھی اسکی توثیق راجح ہے کیونکہ اپنی صحیح مسلم میں اس سے روایات لیتے ہیں۔

(صحیح مسلم صفحہ ۲۴ عربی، کتاب الایمان ، صفحہ ۲۱۷ عربی کتاب البیوع ،باب کراء الارض)

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ مطر الوراق صحیح مسلم کے رجال میں سے ہے اور 'حسن الحدیث' ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

امام ابن حجر اسکو صدوق لکھتے ہیں۔ **(تقریب التہذیب صفحہ ۹۴۷)**

امام حاکم اسکی روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں اور ذہبی بھی انکی موافقت کرتے ہیں۔

(مستدرک الحاکم جلد ۳ صفحہ ۵۹۵)

یحیٰ بن معین اسے صالح قرار دیتے ہیں۔

ابو زرعہ اسے صالح کہتے ہیں۔

ابن ابی حاتم اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ صالح تھا۔

عجلی اسے صدوق قرار دیتے ہیں۔

مرۃ کہتے ہیں کہ اس سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۱٦۸)

امام ذہبی اسے امام الزاہد اور صادق جیسے القابات سے نوازتے ہیں۔

عیسیٰ کہتے ہیں کہ مطر کی مثل فقیہ اور زاہد کوئی نہیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ اللہ مطر پر رحم کرے۔

(سیر اعلام النبلاء جلد ۵ صفحہ ۴۵۲)

ابن حبان اسے ثقات میں لکھتے ہیں۔ **(ثقات جلد ۵ صفحہ ۴۳۵)**

شھر بن حوشب:

یہ بھی صحیح مسلم کا راوی ہے۔ **(صحیح مسلم صفحہ ۹۸۴ عربی، کتاب الاشربہ)**

احمد بن حنبل اسکو احسن الحدیث اور ثقہ کہتے ہیں۔

یحی بن معین اسے ثقہ کہتے ہیں۔

عجلی اسے ثقہ کہتے ہیں۔

یعقوب بن شیبہ اسے ثقہ کہتے ہیں۔

ابن عون اسے ثقہ کہتے ہیں۔

ابوزرعہ کہتے ہیں کہ اس سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ابن شاہین اسکو ثقات میں شمار کرتے ہیں۔

(تہذیب الکمال جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۴)

امام بخاری اسے حسن الحدیث کہتے ہیں۔

ابوجعفر الطبری کہتے ہیں کہ یہ فقیہ اور عالم تھے۔

ابوبکر البزار کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے انکی روایت کو ترک کیا ہو۔

ابن حبان انکو ثقات میں لکھتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۷۲)

امام ہیثمی بھی اسکی توثیق کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۲۹۲)

امام ذہبی کہتے ہیں کہ یہ سچا تھا اور اس سے احتجاج کرنا ہی راجح ہے۔

(سیر اعلام جلد ۴ صفحہ ۳۷۸)

ابو هريره:

یہ اہل سنت کے جانے مانے صحابی ہیں لہذا یہ انکے ہاں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

نتيجه

تو اب یہ بات مکمل طور پر اس صحیح روایت سے ثابت ہوتی ہے کہ آیت الیوم اکملت کا نزول من کنت مولا کے اعلان کے ساتھ ہی غدیر کے مقام پر ہوا۔ تو اعلانِ ولایتِ علیؑ سے دینِ محمدیؐ کا کامل ہونا ثابت ہوا۔

(طالب دعا)